تعارف وتعریف

علامہ نصیر اجتہادی، کراچی، پاکستان

اسم گرامی: زینب الکبریٰ، **کنیت** ام الحسن **القاب** ولیۃ اللہ العظمیٰ، ناموس کبریا، الراضیہ بالقدر والقضا، محبوبۂ مصطفیٰ، طیبۂ رضیۂ مرتضیٰ، نائبۃ الزہراء، شفیقہ حسن مجتبیٰ و حسین سید الشہداء، عالمۂ غیر معلمہ، فہامۂ غیر مفہمہ، زاہدہ، فاضلہ، عاقلہ، کاملہ محدثہ۔

نسب: زینب کبریٰ بنت علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نصر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان الیٰ اسمٰعیل علیہ السلام۔ پدر بزگوار امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ، مادر گرامی حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا، برادران محترم امام حسن علیہ السلام و امام حسین علیہ السلام جناب محسن، خواہر جناب ام کلثوم۔

رُوِیَ اَنَّ زَیْنَبَ بِنْتَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ لَمَّا تَوَلَّدَتْ اُخْبِرَ بِذٰلِکَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَجَاءَ سَیِّدُ الْاَنْبِیَاءِ مَنْزِلَ فَاطِمَۃَ الزَّہْرَاءِ وَقَالَ لَہَا یَابُنَیَّۃُ اِئْتِیْنِیْ بِنْتَکَ الْمَوْلُوْدَۃَ فَلَمَّا اَحْضَرَتْہَا اَخَذَہَا وَضَمَّہَا اِلٰی صَدْرِہٖ الشَّرِیْفِ وَوَضَعَ خَدَّہُ الْمَنِیْفَ عَلٰی خَدِّہَا فَبَکٰی بُکَاءً عَالِیًا وَسَأَلَ الدَّمْعُ عَلٰی مَحَاسِنِہٖ جَارِیًا فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ لِمَاذَا بُکَائُکَ لَا اَبْکَی اللّٰہُ یَمِیْنَکَ یَا اَبَتَاہُ فَقَالَ یَا بِنْتَاہُ یَا فَاطِمَۃُ فَاعْلَمِی اَنَّ ہٰذِہٖ الْبِنْتَ بَعْدَکَ وَبَعْدِیْ اُبْتُلِیَتْ عَلَی الْبَلَایَا وَوَرَدَتْ عَلَیْہَا مَصَائِبُ شَتّٰی وَرَزَایَا اَدْھٰی۔

روایت میں ہے کہ جب رسول اکرمؐ کو تولد جناب زینبؑ کی خبر ملی تو آپ دولت سرائے جناب فاطمہؑ پر تشریف لائے اور فرمایا بیٹی فاطمہؑ! اپنی بیٹی کو لاؤ جناب فاطمہؑ صاحبزادی کو لائیں تو آپ نے ان کے ہاتھ سے جناب زینبؑ کو لیا سینہ سے لگایا۔ رخساروں پر رخسار رکھے اور بلند آواز سے روئے آنسوؤں کی لڑیاں ریش مبارک پر گر رہی تھیں جناب فاطمہؑ نے عرض کی خدا آپ کی آنکھوں کو اشکبار نہ کرے اس وقت رونے کا سبب! آپ نے فرمایا بیٹی تمہیں معلوم ہو کہ یہ دختر میرے بعد اور تمہارے بعد بہت سے مصائب اور ہولناک آلام میں گرفتار ہوگی۔

ثُمَّ سَمَّاہَا زَیْنَبَ۔ پھر آپ نے زینبؑ نام رکھا۔

ولادت باسعادت: آپ کی تاریخ ولادت میں اختلاف ہے۔ بعض پانچ جمادی الاول ۵ یا ۶ ہجری کہتے ہیں۔ بعض آخر ماہ شعبان ۶ ہجری اور بعض ۵ ہجری ماہ رمضان لیکن میری ذاتی تحقیق یہ ہے کہ آپ کی ولادت ۵ ہجری جمادی الاولیٰ میں ہوئی۔

تربیت— پانچ سال وحی و آغوش نبوت میں گذارے۔ کنار عصمت وطہارت میں رہیں۔ تیس سال

زیر سایۂ باب مدینہ علم رہیں۔ دس سال امام حسنؑ کی ظل عاطفت میں اور بقیہ عمر رفاقت سید الشہداؑء میں گذاری۔

احوال تاریخیہ— ایک مرتبہ جناب زینب صلوٰۃ اللہ علیہا جناب رسول کریمؐ کی خدمت میں آئیں اور عرض کرنے لگیں: یا جداہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تیز وتند آندھی چل رہی ہے جس سے تمام دنیا سیاہ وتاریک ہوگئی ہے۔ میں نے ایک درخت کی پناہ لی مگر اس طوفان صرصر سے وہ درخت اکھڑ گیا۔ میں نے پھر ایک شاخ کو پکڑا وہ بھی ٹوٹ گئی پھر دوسری شاخ کو پکڑا وہ بھی ٹوٹ گئی پھر دو شاخیں رہ گئیں لیکن وہ بھی یکے بعد دیگرے ٹوٹ گئیں۔

❁ پیغمبرؐ رونے لگے فرمایا بیٹی وہ درخت میں ہوں جو عنقریب تم سے جدا ہوجائے گا۔ شاخ اول تیری ماں اور دوسری شاخ تیرا باپ اور بقیہ دو شاخیں تیرے بھائی حسنؑ وحسینؑ ہیں کہ جن کے گم ہوجانے سے جہاں تیرہ وتار ہوجائے گا۔ (طراز المذہب)

❁ یحییٰ مازنی (عالم جلیل) تحریر کرتے ہیں:

"كُنْتُ فِيْ جِوَارِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِى الْمَدِيْنَةِ مُدَّةً مَدِيْدَةً وَبِالْقُرْبِ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِىْ تَسْكُنُهُ زَيْنَبُ ابْنَتُهُ فَلَاَ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ لَهَا شَخْصًا وَلَا سَمِعْتُ لَهَا صَوْتًا وَكَانَتْ اِذَا اَرَادَتِ الْخُرُوْجَ لِزِيَارَةِ جَدِّهٖ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَخْرُجُ لَيْلاً وَالْحَسَنُ عَنْ يَمِيْنِهَا وَالْحُسَيْنُ عَنْ شِمَالِهَا وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَمَامَهَا فَاِذَا قَرُبَتْ مِنَ الْقَبْرِ الشَّرِيْفِ سَبَقَهَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَخْمَدَ ضَوْءَ الْقَنَادِيْلِ فَسَئَلَهُ الْحَسَنُ مَرَّةً عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَخْشَى اَنْ يَنْظُرَ اَحَدٌ اِلٰى شَخْصِ اُخْتِكَ زَيْنَبَ۔"

❁ میں ایک عرصہ تک جوار امیر المومنینؑ میں رہتا تھا۔ اس گھر سے قریب تھا جس میں آپ کی صاحبزادی زینب تشریف رکھتی تھیں۔ قسم بخدا میں نہ کبھی ان کی شکل دیکھ سکا اور نہ ہی کبھی ان کی آواز سننے میں آئی۔ جب آپ اپنے جد امجد کے روضہ کی زیارت کے لئے برآمد ہوتی تھیں تو رات کو نکلتی تھیں۔ حسنؑ داہنی جانب حسینؑ بائیں جانب اور امیر المومنینؑ آگے آگے ہوتے جب قبر شریف سے قریب ہونے لگتیں تو حضرت علیؑ آگے بڑھ کر قندیل قبر گل کر دیتے۔ ایک مرتبہ امام حسنؑ نے پوچھا بھی فرمایا بیٹا میں نہیں چاہتا کہ روشنی میں تیری بہن کا چہرہ کوئی دیکھ سکے۔

❁ شیخ مفید کتاب النصرہ فی حرب البصرہ میں کہتے ہیں کہ جب مقام ذی قار پر پہنچے تو ایک خط قائد فوج نے وہاں اس مضمون کا بھیجا تھا۔

اَمَّا بَعْدُ فَلَمَّا نَزَلْنَا لِبَصْرَةَ نَزَلَ عَلٰى بِذِيْقَارٍ وَاللّٰهِ ذَاقَ كِذْنَ اللُّبَيْضَيَّةِ فِيْ صَفَا بِمَنْزِلَةِ الْاَشْقَرْ اِنْ تَقَدَّمَ مَخَرَ وَاِنْ تَاَخَّرَ عَقَرَ۔

❁ چنانچہ وہاں عورات واطفال نے دف پر گانا شروع کیا۔

مَا انْجَرَ مَاءُ الْبَحْرِ عَلَىَ فِيْ ذَقَرٍ اِنْ تَقَدَّمَ مَخَرَ وَاِنْ تَاَخَّرَ عَقَرَ۔

❁ جناب ام سلمہ اس گروہ دف زن وطعنہ زن کے پاس جارہی تھیں۔ جناب زینبؑ نے فرمایا نہیں میں جاؤں گی جب آپ ان زنان ناسپاس گزار کے روبرو پہنچیں تو نقاب چہرہ سے ہٹائی اور فرمایا: وَاِنْ تَظَاهَرَتَ وَاُخْتُكَ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَدْ تَظَاهَرْتُمَا عَلٰى اَخِيْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ كُلِّهَا مَا اَنْزَلَ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَاءِ حَزْبِكُمَا۔ تو وہ سب باحال پریشان فرار ہوگئیں۔

بہ رعایت قول رسولؐ— بَنَاتُنَا لِبَنِيْنَا وَبَنُوْنَا لِبَنَاتِنَا۔ ۴۸۰ر درہم مہر پر عبداللہ بن جعفر سے آپ کی شادی خانہ

آبادی ہوئی جن سے علی، عون اکبر، محمد عباس، ام کلثوم پیدا ہوئے۔

پہلا سفر: آپ کا حضرت علیؑ کے ساتھ مدینہ سے کوفہ کی طرف انتہائی شان وشوکت سے ہوا۔

دوسرا سفر: امام حسینؑ کے ساتھ کوفہ سے مدینہ کی طرف ہوا۔

تیسرا سفر: امام حسینؑ کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف ہوا۔

چوتھا سفر: مکہ سے کربلا کی طرف۔

پانچواں سفر: کربلا سے شام کی طرف۔

چھٹا سفر: شام سے مدینہ منورہ تک۔

ساتواں سفر: مدینہ منورہ سے شام تک۔

کربلا میں پہنچ کر امام حسینؑ ایک دن خیمہ کے اندر تلوار پر صیقل کر رہے ہیں اور اشعار پڑھ رہے ہیں: یَادَهْرُ اُفٍّ لَکَ مِنْ خَلِیْلٍ۔ جناب زینبؑ نے یہ کلام سنا تو عرض کی کہ بھائی یہ شعر تو ایسے شخص کے معلوم ہوتے ہیں جس کو قتل کا یقین ہو آپ نے فرمایا بہن زینبؑ ایسا ہی ہے۔ جناب زینبؑ نے گریہ وزاری شروع کی آپ نے صبر کی تلقین کی۔

❁ جب فوج یزید کی آمد شروع ہوئی تو آپ نے امام حسینؑ سے کہا بھیا کیا تمہارے ساتھی نہیں یہ سن کر آپ نے حبیب ابن مظاہر کو خط لکھا یہ خط آپ ہی کی تحریک پر لکھا گیا تھا۔

❁ جب امام حسینؑ نے فوج یزید کے سامنے تقریر کی اور فرمایا بتاؤ یہ عمامہ کس کا ہے یہ شمشیر کس کی ہے یہ لباس کس کا ہے اور اپنے فضائل بیان کرنے کے بعد کہا پھر کیوں تم میرا لہو بہانا چاہتے ہو۔ یہ سن کر جناب زینبؑ نے بہت گریہ وزاری کی۔

❁ جناب زینبؑ امام حسینؑ کے پاس آتی ہیں اور کہتی ہیں بھیا کیا تم نے اپنے اصحاب کا امتحان کرلیا۔ یہ بات اصحاب کو معلوم ہوئی تو سب تلوار برہنہ کئے ہوئے در دولت پر حاضر ہو کر کہنے لگے اگر حکم ہو تو ہم اپنے ہاتھ سے اپنی گردنیں کاٹ دیں۔

❁ جب جناب علی اکبرؑ شہید ہوئے اس وقت آپ کے دردناک نالوں اور اضطراب کی نقشہ کشی مورخ کے قلم سے ممکن نہیں۔

❁ رخصت آخری میں جناب زینبؑ ہی سے امام حسینؑ نے لباس کہنہ طلب کیا۔

❁ جب امام حسینؑ گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے تو جناب زینبؑ تحفظ حجت کے لئے خیمہ سے مقنع وچادر میں نکلیں اور فرمایا: یَابْنَ سَعْدٍ یُقْتَلُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰہِ وَ اَنْتَ تَنْظُرُ۔

❁ بعد شہادت جناب زینبؑ مقتل میں آئیں اور حسینؑ کی لاش کو اٹھا کر کہا: رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا هٰذَا الْقُرْبَانَ۔

❁ بعد جنگ خیموں میں آگ لگ گئی تو جلے ہوئے خیموں میں سے بچوں کو نکالنا خصوصیت سے بیمار کربلا کا نکالنا جناب زینبؑ ہی کا کام تھا۔

❁ جب زین العابدین علیہ السلام مقتل سے مسلسل وپابند سلاسل روانہ ہوئے تو اس وقت نظارہ خون شہیداں سے آپ کی حالت متغیر ہونے لگی اس وقت جناب زینبؑ نے سید سجادؑ کو اس ہولناک صبر گریز موقع پر حدیث ام ایمن سنائی اور تسلی دی۔

❁ جب یزید نے رائے عامہ کے ڈر سے ان حضرات کو رہا کرنا چاہا تو زین العابدینؑ سے کہا کہ آپ اپنی خواہش فرمائیں۔ جناب سجادؑ نے جناب زینبؑ سے یزید کے ارادے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا بیٹا سب سے بڑی ہماری خواہش ہے کہ ہم اپنے بھائی پر رولیں۔ پھر شام کے محل میں حسینؑ کا ماتم ہوا۔

❁ جب مدینہ منورہ کی طرف واپس ہونے لگیں تو جناب زینبؑ نے امام سجاد سے کہا بیٹا بشیر سے کہنا کہ ہمیں مدینہ منورہ اس راستے سے لے جائے کہ جس راستہ میں کربلا پڑے تا کہ

بہن بھائی سے آخری بار وداع ہولے۔

❁ آخری بار آپ کا سفر مدینہ سے شام کی طرف ہوا اور اطراف شام ہی میں انتقال فرمایا۔

❁ آپ کی اولاد امجاد علی، عون اکبر، محمد، عباس اور ام کلثوم۔

❁ یہ تھا اس عظیم ہستی کا سوانحی خاکہ جس نے کربلا سے شام تک قرآن کی تفسیر کی۔

❁ اس مختصر سے تعارف کے بعد آپ کے متعلق چند تعریفی کلمات پیش کرتا ہوں جو علمائے اسلام کے قلم سے نکلے ہیں۔

ابوالفرج اصفہانی مقاتل الطالبین میں لکھتا ہے:

زَیْنَبُ الْعَقِیْلَۃُ بِنْتُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَاُمُّھَا فَاطِمَۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَالْعَقِیْلَۃُ ھِیَ الَّتِیْ رَوَیٰ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْھَا کَلَامَ فَاطِمَۃَ فِیْ فِدَکٍ فَقَالَ حَدَّثَتْ عَقِیْلَتُنَا زَیْنَبُ بِنْتُ عَلِیٍّ قد امْتَازَتْ بِمَحَاسِنِھَا الْکَثِیْرَۃِ وَاَوْصَافِھَا الْجَلِیْلَۃِ وَخِصَالِھَا الْحَمِیْدَۃِ وَشِیَمِھَا السَّعِیْدَۃِ وَمَفَاخِرِہ الْبَارِزَۃِ وَفَضَائِلِہِ الظَّاھِرَۃِ۔

❁ زینبؑ عقیلہ جو علی بن ابی طالب کی بیٹی تھیں۔ جن کی مادر گرامی فاطمہؑ زہرا تھیں۔ آپ عقیلہ ہیں اور آپ ہی سے ابن عباس نے اس کلام کی روایت کی ہے جو جناب سیدہؑ نے فدک کے بارے میں ارشاد کیا۔ اس کو یوں کہا ابن عباس نے کہ بیان کیا ہم سے عقیلہ نے جو زینب بنت علیؑ ہیں۔ جناب زینبؑ اپنے بے شمار محاسن اور لاتعداد اوصاف حمیدہ، اطوار پسندیدہ اور خصائل ارجمند اور فضائل دلپسند کے لحاظ سے یگانہ روزگار تھیں۔

جلال الدین سیوطی رسالہ زینبیہ میں کہتے ہیں:

کَانَتْ لَبِیْبَۃً جَزِیْلَۃً وَعَاقِلَۃً لَھَا قُوَّۃُ جَنَانٍ۔ جناب زینبؑ فصاحت و بلاغت، زہد و عبادت میں مثل علیؑ و فاطمہؑ ہیں۔

عمر ابوالنصر لبنانی لکھتا ہے:

اَمَّا زَیْنَبُ بِنْتُ فَاطِمَۃَ قَدْ اُظْھِرَتْ اَنَّھَا مِنْ اَکْثَرِ آلِ الْبَیْتِ جُوْدَۃً وَبَلَاغَۃً وَفَصَاحَۃً وَقَدِ اسْتَطَارَتْ شُھْرَتُھَا بِمَا اَشْھَرَتْ یَوْمَ کَرْبَلَاَ وَبَعْدَہٗ عَنْ حُجَّۃٍ وَقُدْوَۃٍ وَجِدَّۃٍ وَبَلَاغَۃٍ حَتّٰی ضُرِبَ بِھَا الْمَثَلُ وَشَھِدَ لَھَا الْمُوَرِّخُوْنَ الْکِتَابَ۔

زینب بنت فاطمہؑ نے یہ بتادیا کہ ہم اہلبیتؑ جرأت بلاغت و فصاحت کے لحاظ سے سب سے ممتاز ہیں۔ کربلا میں اور اس کے بعد جس جرأت و طاقت کا آپ کی طرف سے مظاہرہ ہوا۔ اس کی وجہ سے آپ کی جرأت و بلاغت ضرب المثل ہوگئی تمام مورخین و اہل قلم اس امر کے شاہد ہیں۔

فرید وجدی لکھتا ہے: زینب بنت علی علیہ السلام سردار زنان عالم ہیں۔ عقل و شرافت، زہد و پرہیزگاری میں آپ خود اپنی مثال ہیں۔

آخر میں ادیب شہیر حسن قاسم کے یہ الفاظ ملاحظہ ہوں:

اَلسَّیِّدَۃُ الطَّاھِرَۃُ الزَّکِیَّۃُ زَیْنَبُ بِنْتُ الْاِمَامِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَحَفِیْدَۃُ رَیْحَانِہٖ لَھَا اَشْرَفُ نَسَبٍ وَاَجَلُّ حَسَبٍ وَاَکْمَلُ نَفْسٍ وَاَطْھَرُ قَلْبٍ فَکَاَنَّھَا صِیْغَتْ فِیْ قَالِبٍ ضُمِّعَ لِعِطْرِ الْفَضَائِلِ فَالْمُسْتَجِلُّ اٰثَارَھَا تَمْثِیْلٌ اَمَامَ عَیْنِہٖ رَمْزُ الْحَقِّ وَالْحَقِیْقَۃِ، رَمْزُ الشُّجَاعَۃِ وَالْمُوَدَّۃِ وَفَصَاحَتُ اللِّسَانِ وَقُوَّۃُ الْجَنَانِ مِثَالُ الزُّھْدِ وَالْوَرَعِ مِثَالُ الِفٍ والشَّھَادَۃِ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً فَلَئِنْ کَانَ فِی النِّسَاءِ شَھِیْرَاتٌ فَالسَّیِّدَۃُ اُوْ لَا ھُنَّ وَاِذَا عُدَّتِ الْفَضَائِلُ مِنْ وَفَاءٍ وَسَخَاءٍ صِدْقٍ وَصَفَاءٍ وَسَجَاعَۃٍ وَاِبَاءٍ وَعِلْمٍ وَعِبَادَۃٍ وعِفَّۃٍ وَزَھَادَۃٍ فَزَیْنَبُ اَقْوٰی مِثَالٍ لِلْفَضِیْلَۃِ بِکُلِّ مَظَاھِرِھَا۔

(بقیہ......صفحہ ۴۶ پر)

ہمارے بڑھنے، فضل پر حسد کیا، جلے! ہمارے سمندر ٹھانٹ مارتے ہیں اور تمہاری ندی تمہارے عیب کے جانور کو چھپا نہ سکے تو اس میں ہمارا کیا قصور! یہ اللّٰہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے وہ بڑا فضل والا ہے اللّٰہ جسے نور نہیں دیتا، اسے کہیں نور نہیں ملتا۔

پھر تو اندھیرا ہی اندھیرا...... بالکل اندھیر...... سب تماشا دیکھنے کو بلائے ہوئے آئے کہاں پھنسے...... وقت نے انھیں گھیر لیا......

ہر طرف آنسو، آہیں، دنیا چیخ اٹھی: 'بس بس اے پاک پاکیزہ لوگوں کی بیٹی...... اپنے بول روک لیجئے آپ نے ہمارے دل میں تکلیف، پریشانی کی آگ بھڑکا دی ہے ہماری گردنیں جھک گئیں...... ہمارے سینے بھنے لگے۔

ادھر تاریخ کے بندھوا کے ہاتھوں پر کپ کا لرزہ پڑ چکا، تھرتھری ٹوٹ چکی...... ہاتھ سے قلم چھوٹ چکا...... سارا سکھایا پڑھایا ہوا سبق بھول گیا...... اب وقت آگے بڑھا...... **انقلاب** لکھ گیا......

کچھ دیکھا آپ نے! یہ کون تھا؟ کس کے بول کا اثر تھا جس نے تاریخ کے چالو ہاتھ پر لقوا ڈالا؟ کس کی پہل نے بدل ڈالا تاریخ کا لکھا؟ کس کی ہمت نے انقلاب کی بنیاد رکھ ڈالی؟

تاریخ سے پوچھئے...... وہی بتائے گی...... لاکھ دنیا بدلے، لاکھ تاریخ بدلے اس دھماکے کو بھول نہ پائے گی۔

یہ فاطمہؑ ہیں...... امام حسینؑ کی بیٹی فاطمہؑ (فاطمہ بنت الحسینؑ)۔ آگے نہ پوچھئے۔ تاریخ کو کیا پڑی سکون والے نیک شریف لوگوں کو دیکھے۔ پھر پردے والوں کو دیکھنا پڑا بھی ایسا کہ سورج تک جھلک پانے کو ترسے، باہر کی ہوا پیروں کی آہٹ سونگھنے کو ترسے۔ یہ تو بے پردہ کیا گیا جو تاریخ کا سامنا ہو گیا۔ سامنا ہوا تو Big Bang۔

یہ فاطمہ ہیں، ایک بنیاد رکھ دی۔ اب جناب زینبؑ، ام کلثومؑ اور امام زین العابدینؑ ہیں اسے مضبوط کرنے کے لئے، ورنہ، ایک الگ تھلگ پڑی چھوٹی بستی میں ایک بہت بڑی سرکاری فوج کا ایک چھوٹی سی جماعت کو کچل کر ہاتھ جھاڑ لینا کتنا آسان تھا، امام حسینؑ کو ان کے پیغام کے ساتھ وہیں دفن کر دینا کیا مشکل تھا۔

لیکن یہ فاطمہ ہیں جنھوں نے تاریخ اپنی سی چلنے کے پہلے ہی مرحلے میں اس کے سارے کئے دھرے وہیں دفن کر دیئے اور حسینؑ اور ان کے پیغام کو جاوداں کر دیا، انمٹ کر دیا، نقش دوام بنا دیا۔ ❁❁❁

(بقیہ...........تعارف وتعریف)

جناب زینب سیدہ ہیں، طاہرہ اور زکیہ ہیں۔ علیؑ کی بیٹی ہیں اور ریحان رسالت کی، حقیقت میں آپ کا نسب اشرف، آپ کا حسب اکمل، آپ کا نفس کامل، آپ کا قلب طاہر اور عطر آگیں، فضائل کے سانچے میں ڈھالی گئی تھیں۔ اور آپ کے آثار کردار سے انسان اپنے آگے ان مثالوں کو پائے گا جن سے حق وحقیقت، شجاعت ومردانگی کے رموز معلوم ہوتے ہیں۔ قوت خطابت اور سکون قلب کے اسرار بے نقاب ہوتے ہیں۔ زہد وورع، عفت وبلندی کے سبق ملتے ہیں۔ مشہور ترین خواتین میں آپ کا درجہ سب سے اول ہے اور جب فضیلتوں کا شمار ہو تو وفا وسخاوت، صدق وصفا، شجاعت وجرأت، علم وعبادت، عفت وذکاوت میں جناب زینبؑ ہر اعتبار سے مثل اعلیٰ ہیں۔ ❁❁❁